

فتویٰ نمبر: 110 تاریخ: 21/09/2025

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی کا مرزا جہلمی کے خلاف

توہین رسالت ﷺ کے جرم کے ارتکاب اور اس پر لگنے والی دفعہ 295C کے بارے میں

شرعی تفصیلی فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین، سید الرسل و خاتم المعصومین و علی آلہ واصحابہ اجمعین

یاد رہے! بندۂ ناچیز مرزا محمد علی جہلمی کے بارے میں مختصر فتویٰ پہلے جاری کر چکا ہے اور اس کے بعد مرزا کی گرفتاری عمل میں آئی۔ مرزا کے خلاف کیس کے مدعی، وکلاء حضرات اور دیگر مختلف اطراف سے مرزا جہلمی کے بارے میں مجھ سے تفصیلی فتویٰ طلب کیا گیا۔ چنانچہ ایک شرعی فریضہ کی ادائیگی کے لیے یہ فتویٰ لکھا جا رہا ہے۔

ویسے تو مرزا جہلمی کے بہت سے نامناسب اور گستاخانہ اقوال ہیں مگر اس کی حالیہ گستاخانہ گفتگو جس کی وجہ سے اس پر 295C لگی، اس کی اس گفتگو کے کئی جدا جدا کلپ مجھ تک پہنچے جو توہین رسالت ﷺ پر مشتمل ہیں۔ پہلے وہ کلپ ملاحظہ ہوں تاکہ جواب کی سمجھ آسکے۔ یاد رہے! اس طرح کے توہین آمیز بیانات ویسے لکھنا پڑھنا جائز نہیں ہے۔ صرف اور صرف تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کے پیشِ نظر، ایسے بیانات کارد کرنے اور لوگوں کو ان کی بربادیوں سے آگاہ کرنے کے لیے "نقلِ کفر کفر نباشد" کے قانون کے مطابق اس کے بیانات اور ان کے لنکس دیے جا رہے ہیں۔

یاد رہے کہ مرزا جہلمی نے یہ گستاخانہ گفتگو کئی بار کی ہے۔ سب سے پہلے اس نے اپنی اکیڈمی کی نشست میں یہ گستاخانہ لفظ بولے، تو اس نے جس طرح کی باتیں کی ہیں ظاہر ہے وہ انکارِ دین ہے، اور یہ باتیں قرآن کو بھی پتا ہیں۔ سورۃ المائدۃ میں اللہ تعالیٰ نے

اہلِ کتاب عورتوں کے ساتھ مسلمان مردوں کو نکاح کی اجازت دی ہے، جیوز (Jews) اور کرسچنز (Christians) کی عورتوں کے ساتھ، مجھے بتائیں جیوز (Jews) اور کرسچنز (Christians) ہمارے پیغمبر کو کیا سمجھتے ہیں؟ دجال مانتے ہیں۔ ہاں، یہ نہ کہیے گا کہ وہ مانتے نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں دجال ہے۔ کیونکہ جب وہ نبی نہیں مان رہے تو دجل کیا ہوا ہے۔ تو جو عورت ہمارے پیغمبر کو جو ہمیں ہماری جان، مال، عزت، آبرو، اولاد، ماں باپ، سب سے بڑھ کر عزیز ہے، انہیں دجال سمجھے اور قرآن اجازت دے رہا ہے کہ آپ ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں تو کیا یہ قرآن گستاخی سکھا رہا ہے؟

یہ مکمل ویڈیو اس کے آفیشل چینل پر اپلوڈ ہوئی مگر وہاں سے بعد میں ڈیلیٹ کر دی گئی، مگر ان گستاخانہ الفاظ کی ویڈیو اس لنک سے دیکھی جا سکتی ہے:

https:www.facebook.com/reel/4222036811372567

پھر دوسری مرتبہ اینکر شایان محمود کے ساتھ پوڈ کاسٹ کی نشست میں اس نے یہی بات کہی:

دیکھیں اگر ایک شخص کرسچن ہے تو وہ میرے نبی کو دجال سمجھ رہا ہے لیکن مجھے قرآن اجازت دے رہا ہے کہ میں اس کی عورت کے ساتھ شادی کر سکتا ہوں اگر وہ کسی کرسچن کی بیٹی ہے۔ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 5 میں۔ کس عورت کے ساتھ؟ جو میرے نبی کو دجال سمجھتی ہے اور اللہ مجھے اجازت دے رہا ہے کہ ان کی عورتوں سے تم نکاح کر سکتے ہو

یہ ویڈیو یوٹیوب چینل (How Does It Work Podcast) پر اپلوڈ ہوئی لیکن وہاں سے بھی بعد میں ڈیلیٹ کر دی گئی، مگر ان گستاخانہ الفاظ کی ویڈیو ہر طرف وائرل ہے جو ایف آئی آر میں بھی درج کی گئی۔

تیسری مرتبہ میاں عمران ارشد کے ساتھ پوڈ کاسٹ کی نشست میں یہ الفاظ کہے جو Anwar Baloch کے نام سے یوٹیوب چینل پر موجود ہے:

آج دنیا میں آٹھ ارب کی آبادی میں چھ ارب سے زیادہ لوگ نبی علیہ السلام کو بھی یہی سمجھتے ہیں۔ صرف دو ارب لوگ ہیں ان کے ماننے والے، تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ انسانی تاریخ کا سب سے کامیاب ترین انسان، آج Planet Earth (سیارہ زمین) پر چھ ارب لوگ ان کو پیغمبر ہی نہیں مانتے، دو ارب کرسچن انہیں دجال کہتے ہیں نعوذ باللہ تو کیا فرق پڑتا ہے۔

ویڈیو اس لنک سے دیکھی جاسکتی ہے:

Muhammad Ali Mirza, without any cuts or edits. Mian Imran Arshad and his team to not hold responsi

https:www.youtube.com/watch?v=IGntZGrQ-Tk

چوتھی مرتبہ آئن لائن سوال جواب کی نشست میں یوٹیوب چینل (Shahid & Bilal Official) پر اپنی بات کا دفاع کرتے ہوئے اس نے یہی بات کہی:

میں نے انٹرویو میں بات کی کہ کرسچن ہمارے نبی کو دجال مانتے ہیں، اب کئی کرسچن جو ہیں وہ سامنے آگئے کہ نہیں ہم تو Antichrist (دجال) نہیں کہتے رسول اللہ کو، او بھائی میں اس دجال کانے کی بات نہیں کر رہا ہوں، دجال سے مراد ہوتا ہے دھوکا دینے والا، جس طرح بخاری، مسلم میں حدیث ہے میری امت میں تیس جھوٹے دجال آئیں گے، ہم مسیلمہ کذاب کو مسیلمہ دجال نہیں کہتے لیکن نبی علیہ السلام نے اسے دجال کہا ہوا ہے، کیونکہ جو نبی نہ ہو اور اپنے آپ کو نبی کلیم کرے تو اسے دجال کہا جاتا ہے، دَجَل کرنے والا، جھوٹ بولنے والا، کرسچن کے نزدیک ہمارے نبی علیہ السلام نے نعوذ باللہ دعوی نبوت غلط کیا ہوا ہے، لہٰذا ہمارے نبی ان کے نزدیک دجال ہی ہیں۔ یہودیوں کے نزدیک عیسیٰ ابن مریم دجال ہی ہیں، تو کہتے ہیں جی! نہیں جی ہم نے تو کبھی نہیں کہا، او بھائی کہنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہی مطلب ہوتا ہے اس بات کا۔

ویڈیو اس لنک سے دیکھی جاسکتی ہے:

Engineer Muhammad Ali Mirza ka Christians per ilzam?? Aur us ka jawab | Shahid & Bilal Official

https:youtu.be/d0gxzCJ2I0U?si=7dFketEztpipc3R6//

پھر پانچویں بار پھر اپنے یوٹیوب چینل (Engineer Muhammad Ali Mirza - Official Channel) پر وضاحتی بیان میں یہی بات پھر کہی:

اور اس میں بھی میں نے جملہ بولا کہ کرسچنز ہمارے پیغمبر کو نعوذ باللہ دجال سمجھتے ہیں، کہتے ہیں نہیں میں نے بولا۔ کہیں گے تو ان کے ساتھ کیا ہوگی؟ سمجھتے تو ہیں۔ ان کا عقیدہ، جائیں، مناظرے رکھے ہوئے ہیں اتنے بڑے بڑے وہ تو بلکہ انجیل کی

آیات پیش کرتے ہیں کہ انجیل میں جو ہے قیامت تک دجال پیدا ہوں گے
ویڈیو اس لنک سے دیکھی جا سکتی ہے:

Atheists Vs QUR'AN? Christians Vs MUHAMMAD ? Mufti Tariq Masood Vs Engineer Muhammad Ali?

https:youtu.be/3MP2txglY6w?si=YbjKGbC0IL5zIFtH

مرزا جہلمی کی اس نہایت مجرمانہ اور گستاخانہ گفتگو کا شرعی حکم جاننے کے لیے پہلے یہ تمہید پڑھیں۔

آدابِ رسالت ﷺ کی حساسیت کا معاملہ قرآن وسنت کی روشنی میں

قرآن مجید میں ہے:

آیت نمبر 1: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔ (سورۃ الحجرات، آیت:2)

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو

آیت نمبر 2: لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔ (سورۃ النور، آیت:63)

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

آیت نمبر 3: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا-وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ (سورۃ البقرہ، آیت:104)

اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ان تمام آیات سے پتا چلتا ہے کہ عام عوام وخواص لوگوں کے مقابلے میں مقامِ رسول ﷺ کے آداب کا معاملہ کس قدر حساس اور تقدس مآب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے لحاظ سے ہلکی سی میلی گفتگو پر کس قدر ناراض ہو جاتا ہے اور ایک بندے کا کتنا نقصان ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے بارے میں زبان کھولتے ہوئے یا قلم چلاتے ہوئے ایک

مسلمان کو نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔کیونکہ تھوڑی سی کجی سے معاذ اللہ اس کا ایمان اور اس کا عمل ضائع ہو جائے گا۔

اسی بات کو سمجھنے کے لیے احادیثِ رسول ﷺ ملاحظہ کیجئے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رضی اللہ عنہ - عن النبی ﷺ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ تعالی لا يُلْقِي لَهَا بَالًا يهوي بها في جَهَنَّمَ۔

(صحیح بخاری، جلد،4،کتاب الرقاق،باب حفظ اللسان، حدیث:6478،صفحہ:1633،دارالفکر بیروت)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک بندہ ایک ایسا کلمہ بولتا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اور بولنے والا بولتے وقت اس کی کوئی پروا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو وہ کلمہ بولنے کی وجہ سے جہنم میں پھینک دیتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دراز گوش مبارک پر سوار تھے کہ آپ ﷺ کا عبد اللہ بن ابی ابن سلول کے پاس سے گزر ہوا۔اس نے رسول اللہ ﷺ کی سواری کے بارے میں ناگوار گفتگو کی تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ بھی برداشت نہ ہوئی۔ملاحظہ ہو:

قَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي، وَاللهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ: وَاللهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ.

(صحیح بخاری، جلد:2،کتاب الصلح،باب ماجاء فی الاصلاح بین الناس، حدیث:2691،صفحہ:168،دارالفکر بیروت)

عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے کہا: آپ ﷺ مجھ سے دور ہی رہیے۔خدا کی قسم! مجھے آپ ﷺ کے دراز گوش (گدھے) مبارک کی بدبو نے اذیت پہنچائی ہے۔تو ایک انصاری صحابی یعنی حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ کا دراز گوش تم سے کہیں زیادہ خوشبو والا ہے۔

بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں نازیبا گفتگو کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف آیات نازل فرمادیں

آیت نمبر 1: سورۃ توبہ کی آیت 65 اور 66 کا پس منظر پہلے تفسیر ماثور سے ملاحظہ کیجئے:

عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ (وَ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ) قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ: يُحَدِّثُنَا مُحَمَّدٌ أَنَّ نَاقَةَ فُلَانٍ بِوَادِي كَذَا وَ كَذَا فِي يَوْمِ كَذَا وَ كَذَا، وَمَا يُدْرِيهِ

بِالْغَيْبِ؟

(تفسیر درمنثور، جلد:4،سورۃ التوبہ:66-65،صفحہ:231،دارالفکر بیروت)

مذکورہ آیت کے بارے میں حضرت مجاہد تابعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: منافقین میں سے ایک شخص نے یہ کہا: حضرت محمد مصطفی ﷺ ہمیں بتاتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی فلاں دن میں فلاں وادی میں تھی حالانکہ وہ غیب کیا جانیں؟ (یا حالانکہ وہ غیب نہیں جانتے)

عَنْ قَتَادَةَ فِي الآيَةِ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ إِلَى تَبُوكَ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ أُنَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، فَقَالُوا: يَرْجُو هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ تُفْتَحَ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ وَحُصُونُهَا؟ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ! فَاطَّلَعَ اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ عَلَى ذٰلِكَ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: "احْبِسُوا عَلَيَّ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبَ". فَأَتَاهُمْ ...... فَقَالَ: قُلْتُمْ كَذَا، قُلْتُمْ كَذَا. فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ. فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِمْ مَا تَسْمَعُونَ.

(تفسیر درمنثور، جلد:4،سورۃ التوبہ:66-65،صفحہ:231،دارالفکر بیروت)

اسی آیت کے شانِ نزول کو حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں بیان کرتے ہیں: اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کی جانب تھے اور آپ ﷺ کے آگے آگے منافقین میں سے کچھ لوگ تھے، انہوں نے کہا: یہ شخص (یعنی حضرت محمد مصطفی ﷺ) یہ امید رکھتا ہے کہ اس کے لیے شام کے محلات اور شام کے قلعے کھول دیے جائیں گے حالانکہ یہ بات بہت دور ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ان لوگوں کی گفتگو کے بارے میں مطلع فرمادیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جو آگے سوار جارہے ہیں، ان کو میرے لیے روکو۔ جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم نے میرے بارے میں ایسے ایسے کہا۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی جو تم سن رہے ہو۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ- قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ٥ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ -(سورۃ التوبہ، آیت:66-65)

اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے

رسول سے ہنستے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

آیت نمبر 2: پہلے سورۃ التوبہ کی آیت 74 کا شانِ نزول ملاحظہ ہو:

عن ابن عباس قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسًا في ظلّ شجرة، فقال: إنه سيأتيكم إنسانٌ فينظر إليكم بعينَي شيطان، فإذا جاء فلا تكلّموه. فلم يلبث أن طلَع رجل أزرقُ، فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: علامَ تشتمني أنت وأصحابك؟ فانطلق الرجل فجاء بأصحابه، فحلفوا بالله ما قالوا وما فعلوا، حتى تجاوَز عنهم، فأنزل الله: (يحلفون بالله ما قالوا)

(جامع البیان عن تاویل آیات القرآن، جلد:6، جزو:10، سورۃ التوبہ:74، حدیث:13193، صفحہ:237، دار الفکر بیروت)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے سائے میں تشریف فرما تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تھوڑی دیر میں تمہارے پاس ایک انسان آئے گا وہ تمہاری طرف اپنی دونوں شیطانی آنکھوں سے دیکھے گا۔ تو جب وہ آجائے تو تم اس سے گفتگو نہ کرنا۔ پس تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ وہ شخص جس کی آنکھیں نیلی یا کرنجی تھیں وہ آ نکلا، اسے رسولِ اکرم ﷺ نے بلایا اور فرمایا: کس وجہ سے تم اور تمہارے دوست مجھے گالیاں دے رہے تھے؟ وہ شخص گیا اور اپنے دوستوں کو لے آیا اور انہوں نے اللہ تعالی کے نام کی قسمیں اٹھائیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو کوئی گالی نہیں دی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں معاف فرمادیا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی:

یَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوۡا ؕ وَ لَقَدۡ قَالُوۡا کَلِمَۃَ الۡکُفۡرِ وَ کَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِہِمۡ ۔ (سورۃ التوبہ، آیت:74)

منافقین اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہ کہا حالانکہ انہوں نے یقینا کفریہ کلمہ کہا اور وہ اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

فقہاء امت کی تصریحات

تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کی خاطر ہر دور میں فقہاء نے اپنی ذمہ داری پوری کی۔

1: قال محمد بن سحنون: أجمع العلماء أن شاتم النبي - صلى الله عليه وسلم - المتنقص له كافر. والوعيد جار عليه بعذاب الله له، وحكمه عند الأمة القتل، ومن شك في كفره، وعذابه

کفر۔

(کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ، جلد:2، باب الاول: فی بیان ماھو حقہ ﷺ فصل: اول، صفحہ:542، دارالفکر بیروت)

امام محمد بن سحنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: علماء امت کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والا، رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے والا کافر ہے۔اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے، کافر ہے۔

2: حضرت ابو مصعب اور ابن ابی اویس کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے سنا:

من سب رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، أو شتمه، أو عابه، أو تنقصه قتل مسلما كان أو كافرا، ولا يستتاب.

(کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ، جلد:2، باب الاول: فی بیان ماھو حقہ ﷺ فصل: اول، صفحہ:542، دارالفکر بیروت)

جس نے رسول اللہ ﷺ کو (معاذ اللہ) گالی دی، یا آپ ﷺ پہ طعن کیا، یا آپ ﷺ کی طرف کسی عیب کی نسبت کی، یا آپ ﷺ کی طرف کسی نقص کی نسبت کی اس کو قتل کیا جائے گا، خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر، اور اس سے توبہ کرنے کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

3: امام ابو العباس مبرد متوفی 285ھ لکھتے ہیں:

ومما كفرت به الفقهاء الحجاج بن يوسف قوله: والناس يطوفون بقبر رسول الله صلى الله عليه وسلم ومنبره .... إنما يطوفون بأعواد ورمّةٍ.

(الکامل فی اللغۃ والادب، باب لجریر یرثی ابنہ سوادۃ، صفحہ:195، مؤسسۃ المختار قاہرہ)

جب کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف اور منبر شریف کے گرد گھوم رہے تھے تو حجاج بن یوسف نے کہا: (معاذ اللہ) یہ تو خشک لکڑیوں اور بوسیدہ ہڈی کے گرد چکر لگا رہے ہیں۔ تو اس بنیاد پر (کہ اس نے معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ کے پیکر کے بارے میں ایسے لفظ بولے تھے) فقہاء نے حجاج بن یوسف کو کافر قرار دیا۔

4: امام زرقانی متوفی 1122ھ نے زرقانی شرح مواہب میں فقہاء کی طرف سے حجاج بن یوسف کی، کی گئی تکفیر کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھا:

قَالَ الدَّمِيرِيُّ: كَفَّرُوهُ بِهٰذَا، لِأَنَّهُ تَكْذِيبٌ لِقَوْلِهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

(شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب، جلد: 1، المقصد الاول فصل: عام الفیل وقصہ ابرہۃ، صفحہ: 168، دار الکتب العلمیہ بیروت)

دمیری نے کہا: فقہاء نے حجاج بن یوسف کے اس قول کہ (معاذ اللہ) وہ خشک لکڑیوں اور گلی ہوئی ہڈی کے گرد گھوم رہے ہیں، کی وجہ سے اس لیے اس کی تکفیر کی کہ اس نے سنن ابی داؤد شریف میں موجود رسول اللہ ﷺ کے فرمان «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ» کو جھٹلایا تھا۔ حدیث کا ترجمہ یہ ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو کھانا حرام قرار دے دیا ہے۔ (چنانچہ ان کے اجسام قبروں میں بھی صحیح سلامت اور تروتازہ ہوتے ہیں)

5: اسی بات کو امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی فتاوی رضویہ شریف میں نقل کرتے ہیں:

مِمَّا كَفَّرَ بِهِ الْفُقَهَاءُ الْحَجَّاجَ أَنَّهُ رَأَى النَّاسَ يَطُوفُونَ حَوْلَ حُجْرَتِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّمَا يَطُوفُونَ بِأَعْوَادٍ وَرِمَّةٍ.

یعنی حجاج نے مسلمانوں کو دیکھ کر روضہ انور حضور سید عالم ﷺ کا طواف کر رہے ہیں اس طواف سے اس نے ایک نہایت ملعون لفظ کہا جس پر فقہاء کرام نے اس کی تکفیر کی۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد: 22، صفحہ: 395، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

6: قاضی عبد المعالی بن خواجہ بخاری نے علامہ علم الہدیٰ کی بحر المحیط سے نقل کیا ہے:

مَنْ شَتَمَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ أَهَانَهُ أَوْ عَابَهُ فِي أُمُورِ دِينِهِ أَوْ فِي شَخْصِهِ أَوْ فِي وَصْفٍ مِنْ أَوْصَافِ ذَاتِهِ، سَوَاءٌ كَانَ الشَّاتِمُ مَثَلًا مِنْ أُمَّتِهِ أَوْ غَيْرِهَا، وَسَوَاءٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَوْ غَيْرِهِ، ذِمِّيًّا كَانَ أَوْ حَرْبِيًّا، وَسَوَاءٌ كَانَ الشَّتْمُ أَوِ الْإِهَانَةُ أَوِ الْعَيْبُ صَادِرًا عَنْهُ عَمْدًا أَوْ قَصْدًا أَوْ سَهْوًا أَوْ غَفْلَةً أَوْ جِدًّا أَوْ هَزْلًا، فَقَدْ كَفَرَ خُلُودًا.

(مخطوط فتاویٰ حسب المفتین، جلد: 2، صفحہ: 337)

جس شخص نے (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ کو گالی دی، یا آپ ﷺ کی اہانت کی، یا آپ ﷺ کے دین کے امور میں سے کسی کی طرف عیب کی نسبت کی، یا آپ ﷺ کی شخصیت کے کسی پہلو کی طرف عیب کی نسبت کی، یا آپ ﷺ کی ذات کے اوصاف میں سے کسی وصف کی طرف عیب کی نسبت کی، برابر ہے کہ ایسی حرکت کرنے والا آپ ﷺ کی امت میں سے ہو، یا کسی دوسرے مذہب سے ہو، برابر ہے کہ وہ اہل کتاب سے ہو، یا اہل کتاب کے علاوہ ہو، برابر ہے کہ وہ ذمی ہو، یا حربی ہو، برابر ہے کہ یہ شتم یا اہانت یا آپ ﷺ کی طرف عیب کی نسبت اس بندے سے جان بوجھ کے صادر ہوئی ہو، یا سہو کے لحاظ سے، یا غفلت کے لحاظ سے، یا سنجیدگی میں ہو، یا مزاح کی صورت میں ہو، (ان تمام صورتوں میں) وہ بندہ دائمی کافر ہو جائے گا۔

7: یہی بات برصغیر پاک و ہند کے عظیم صوفی اور عظیم فقیہ حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے تقریباً تین صدیاں پہلے اپنی عربی زبان میں فقہ کی کتاب غایۃ الحواشی کے مخطوط کے ورق نمبر 240 پر فتاویٰ حسب المفتین سے نقل کی ہے۔

8: آدابِ رسول ﷺ کے بارے میں نہایت احتیاط کا پہلو واضح کرتے ہوئے حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ شفاء شریف میں فرماتے ہیں:

وقد قال أبو عبيد القاسم بن سلام فيمن حفظ شطر بيت مما هجي به النبي - صلى الله عليه وسلم - فهو كفر. وقد ذكر بعض من ألف في الإجماع إجماع المسلمين على تحريم رواية ما هجي به النبي - صلى الله عليه وسلم -. وكتابته وقراءته وتركه متى وجد دون محو.

(کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ، جزو:2، الباب الاول، فصل الثامن: حکم الحاکی لھذا الکلام، صفحہ:560، دار الفکر بیروت)

ابو عبید قاسم بن سلام نے کہا: جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی (معاذ اللہ) ہجو پر مشتمل شعر کا ایک مصرعہ بھی یاد کیا تو یہ کفر ہے۔ بعض فقہاء جنہوں نے جن باتوں پر امت کا اجماع ہو چکا ہے ان کے بارے میں تصنیفات لکھیں، انہوں نے ان تصنیفات میں لکھا کہ جس کلام کے اندر رسول اللہ ﷺ کی (معاذ اللہ) ہجو کی گئی ہو، اس کو روایت کرنے کے حرام ہونے پر اجماع ہے، اور اس کی کتابت، اس کی قرأت اور جہاں وہ ہجو لکھی ہے جب کوئی شخص اسے پالے تو اسے مٹائے بغیر ویسے اسے چھوڑ دینے کے حرام ہونے پر بھی اجماع ہے۔

نتائج

عمومی طور پر یہ کہا جا رہا ہے کہ ایک مسلمان تو توہین رسالت ﷺ کا سوچ بھی نہیں سکتا، اور فلاں اتنا بڑا اسکالر ہے، اس کی اتنی زیادہ خدمات ہیں تو وہ توہین رسالت ﷺ کیسے کر سکتا ہے؟ یا فلاں تو اتنا نمازی اور پرہیزگار ہے پھر وہ توہین رسالت ﷺ کیسے کر سکتا ہے؟ یہ ہر وقت ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے اور کبھی بھی ہماری زبان پر کسی بھی مقدس ہستی کے بارے میں کوئی میلا لفظ نہ آئے لیکن قرآن وسنت کی نصوص اور فقہاء کی ان تصریحات سے اس بات کی وضاحت ہوگئی ہے کہ یہ امور ممکنات میں سے ہیں:

1: معاذ اللہ کوئی مسلمان توہین رسالت ﷺ کر بیٹھے

2: معاذ اللہ کوئی عالم دین یا سکالر توہین رسالت ﷺ کر بیٹھے

3: معاذ اللہ توہین صرف گالی سے ہی نہیں ہوگی بلکہ رسولِ اکرم ﷺ کی شریعت، آپ ﷺ کی شخصیت اور آپ ﷺ کے اوصاف میں سے کسی وصف کی طرف یا آپ ﷺ کے ساتھ نسبت رکھنے والی ذوات یا اشیاء کی طرف عیب کی نسبت کرنے سے بھی توہین رسالت ﷺ پائی جائے گی۔

4: معاذ اللہ توہین رسالت ﷺ صرف عمداً کوئی عیب ناک لفظ بولنے سے ہی نہیں، سہواً بولنے سے بھی پائی جائے گی (جبکہ سبقت لسانی والا مسئلہ علیحدہ ہے)۔

5: معاذ اللہ توہین رسالت ﷺ صرف سنجیدگی کی حالت میں رسولِ اکرم ﷺ کی ذات یا اوصاف یا دینی امور وغیرہ کی طرف کوئی عیب کی نسبت کرنے سے ہی نہیں بلکہ مزاح اور مذاق کی حالت میں بھی متحقق ہو جائے گی۔

کسی کی گستاخانہ کلام نقل (Quote) کرنا

مشہور مقولہ ہے "نقلِ کفر کفر نباشد" ۔آج کل مرزا جہلمی کے حمایتی بھی اس کا بڑا واویلا کر رہے ہیں۔ یاد رہے! کہ کفر کا نقل کرنا اس وقت کفر نہیں جب مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کوئی صورت پائی جائے:

1: یہ کہ کسی کی کفریہ بات اور گستاخانہ بات رد کرنے کے لیے ذکر کی جائے

2: لوگوں کو اس پر متنبہ کرنے کے لیے اور اس گستاخی پر مرتب والی ہلاکتوں پر مطلع کرنے کے لیے ذکر کی جائے

3: لوگوں کو اس گستاخانہ بات سے باز رکھنے کے لیے اس بات کو نقل (Quote) کیا جائے

5: ناقل معاذ اللہ اس بات سے کوئی تلذذ یا حظِ نفس نہ لینا چاہتا ہو

6: ناقل کا مقصد کسی گستاخ یا کافر کو خوش کرنا یا گستاخی کو آگے پھیلانا نہ ہو

7: ناقل کی بات سے مغربی فریڈم آف سپیچ کے ہرکاروں کے لیے کسی سہولت کاری کا اندیشہ نہ ہو

وغیرہ وغیرہ

مرزا جہلمی کے اقوال کے لحاظ سے مرزا کا شرعی حکم

مرزا محمد علی جہلمی نے جو رسالت مآب ﷺ کی طرف معاذ اللہ لفظ" دجال" کی نسبت کی، اس کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ مرزا جہلمی خود اس بات کا قائل ہے کیونکہ بعض اقوال میں اس نے گفتگو کرتے ہوئے اسے کسی اور قائل کی طرف منسوب ہی نہیں کیا بلکہ بولتے وقت ہی اس نے اپنی طرف سے کلام کیا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اس نے کسی کی بات نقل کی ہے لیکن اس نقل اور کوٹ (Quote) کرنے میں اس نے جھوٹ بولا ہے اور اپنی طرف سے گھڑی ہوئی بات کو صرف بیان کرتے وقت غیروں کی طرف منسوب کیا ہے۔ تو دونوں صورتوں میں ہی مرزا گستاخِ رسول ﷺ ثابت ہوتا ہے اور اس پر لگائی گئی دفعہ 295C بالکل شریعت کے مطابق ہے۔

پہلی صورت

یہ ہے کہ یہ اس کا اپنا کلام ہے۔ اس کا قائل وہ خود ہے۔ اس پر دلیل اس کے بیانات میں سے یہ جملے ہیں:

1۔ دوا رب کرسچنز انہیں دجال کہتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

یہ جملہ حد درجہ گستاخی پر مشتمل ہے۔ مرزا کی طرف سے اس قول کہ نعوذ باللہ (دوا رب کرسچنز انہیں دجال کہتے ہیں) کا قائل آج تک کوئی پیش نہیں کیا جاسکا بلکہ اس نے اس قول کو کسی کی طرف منسوب ہی نہیں کیا۔ چنانچہ واضح ہے کہ یہ جملہ اس کی زبان سے نکلا اور وہی اس کا قائل ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اس نے اپنے اس قول میں کرسچنز کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک نہایت گستاخانہ لفظ کی نسبت کی۔ جس نسبت میں مرزا جہلمی سو فیصد جھوٹا ہے کیونکہ یہ دوا رب لوگوں سے اس قول کو ماضی میں ثابت نہیں کرسکتا۔ تو اس قول کا قائل یہ خود ہے۔ اس میں اس نے کسی اور قائل کا ذکر نہیں کیا کہ فلاں کرسچن، فلاں مصنف یہ کہتا ہے کہ دوا رب کرسچنز انہیں یہ کہتے ہیں۔ یہ صریحاً اس کا اپنا قول ہے۔ چنانچہ اس قول کا قائل ہونے کی وجہ سے مرزا جہلمی سو فیصد گستاخِ رسول ﷺ ہے۔ مثلاً بلا تشبیہ و تمثیل اگر کوئی زید نامی شخص بطور فرض کہے: دس

4: لوگوں کو اس کے گستاخانہ قول سے متنفر کرتے ہوئے اس پر گواہ بنانے کے لیے نقل کی جائے

کروڑ لوگ مرزا کو حرامزادہ کہتے ہیں، اس قول کا ذمہ دار زید کو قرار دیا جائے گا نہ کہ دس کروڑ لوگوں کو۔ تو ایسے ہی مرزے کا قول کہ نعوذ باللہ (دو ارب کرسچنز انہیں دجال کہتے ہیں) اس کا ذمہ دار سو فیصد مرزا ہی ہے اور یہ قول جھوٹا بھی ہے اور گستاخی بھی ہے۔ اب اس کا خمیازہ مرزا جہلمی کو ہی بھگتنا پڑے گا۔ کیونکہ یہ قول مرزا کا ہے اور اس میں بہت بڑی گستاخی کا ذکر ہے۔ زید کا یہ کہنا کہ دس کروڑ لوگ کہتے ہیں کہ مرزا حرامزادہ ہے، اس سے مرزا خود کہے گا کہ میری توہین ہوئی ہے اور یہ توہین زید نے کی ہے۔ اگرچہ زید اپنے قول میں نسبت تو اوروں کی طرف کر رہا ہے مگر پھر بھی مؤاخذہ زید سے کیا جائے گا۔ جبکہ مرزا تو شئی ہی کوئی نہیں۔ چہ نسبت خاکِ متعفن را بعالمِ پاک۔ سید المرسلین حضرت محمد مصطفی ﷺ کا مرتبہ دیگر نبیوں سے بھی بہت بلند و بالا ہے۔ چنانچہ اس قول کے لحاظ سے مرزا پر 295C کی دفعہ صحیح لگائی گئی ہے، اس کے مطابق اسے اتنی بڑی گستاخی پر اسے سزائے موت دی جائے گی۔

2: مرزا جہلمی نے سرورِ کونین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی طرف یہ نہات گستاخانہ لفظ کسی کتاب یا معین قائل سے محض نقل ہی نہیں کیا بلکہ دو جرم کیے ہیں۔ ایک تو ایسے گستاخانہ الفاظ کے قائل یا کسی شخص یا مصنف کی شرعی سزا بیان کرنا اس کا مقصد نہیں تھا۔ دوسرا یہ ہے کہ وہ ایک ایسے دعویٰ کا مدعی بن گیا جس میں رسول پاک ﷺ کی شدید ترین گستاخی موجود ہے۔ اور وہ مرزا کا اپنا ہی قول ہے۔ اور مرزا کا وہ دعویٰ اور کفریہ قول یہ ہے:

(معاذ اللہ) لہٰذا ہمارے نبی ان کے نزدیک دجال ہی ہیں۔ (استغفر اللہ)

اگر کوئی کرسچن بھی بوگس دلیلیں دے کر یہ مرزے والا دعویٰ ثابت کرتا تو ہماری شریعت اسے بھی گستاخ قرار دیتی اور 295C کے تحت اسے سزائے موت دی جاتی جبکہ مرزا نے یہ نہیں کہا کہ فلاں کرسچن یہ کہتا ہے بلکہ اپنی طرف سے اپنی بوگس دلیلیں دے کر یہ دعویٰ ثابت کرنے کی کوشش کی جو گستاخی ہی گستاخی ہے۔ ان دونوں اقوال کا قائل مبینہ طور پر مرزا محمد علی جہلمی ہی ہے۔ ان اقوال کو کوئی شخص مرزا جہلمی کے علاوہ کسی کا قول ثابت نہیں کر سکتا جبکہ اقوال سو فیصد توہین اور گستاخی پر مبنی ہیں تو مرزا بالیقین گستاخِ رسول ﷺ ہے۔

دوسری صورت:

ویسے تو پہلی صورت سے ہی مرزا جہلمی کا گستاخ ہونا اتنا ثابت ہو چکا ہے کہ دوسری صورت کی بحث کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس نے یہ گستاخانہ اقوال خود نہ کیے ہوتے تو نقل اور کوٹ (Quote) کرنے کی صورت کی بحث کی جاتی، لیکن

چونکہ بہت سے کم علم لوگ یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ اس نے یہ گستاخانہ لفظ" دجال" نقل کیا ہے، حکایت کیا ہے، کوٹ (Quote) کیا ہے۔ چنانچہ اس کی وضاحت یہ ہے کہ دیکھیں گے کہ جو اس نے غیر کی بات نقل کی ہے، کیا واقعی نفس الامر میں غیر نے یہ بات کہی ہے یا اس نے خود گھڑ کے غیر کی طرف منسوب کر دی ہے۔ تو یہاں مرزا نے اپنے دفاع میں خود جو منقول عنہ بیان کیا کہ میں نے یہ قول فلاں کتاب سے نقل کیا تو اس میں دور دور تک بھی حضرت محمد مصطفی ﷺ کا ذکر موجود نہیں ہے اور نہ ہی کسی مومن کو یہاں ایسا کوئی قرینہ نظر آتا ہے۔ مرزا نے موجودہ انجیل (یہ علیحدہ بحث ہے کہ اس کی موجود صورتحال کیا ہے؟) سے یہ دو حوالے دیے:

1: and many false prophets will appear and deceive many people.

Holy Bible, Matthew: 24:11, Page: 1454, New International)

(Version

بہت سے جھوٹے نبی کھڑے ہو کر بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیں گے۔

(کتاب مقدس، متی: 11:24، صفحہ: 1352، جیو لنکس ریسورس کنسلٹینٹس)

2: For false Christs and false prophets will appear and perform great signs and miracles to deceive even the elect ... if that were possible.

Holy Bible, Matthew: 24:24, Page: 1454, New International)

(Version

کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے جو بڑے عجیب و غریب نشان اور معجزے دکھائیں گے تا کہ اللہ کے چنے ہوئے لوگوں کو بھی غلط راستے پر ڈال دیں اگر یہ ممکن ہوتا۔

(کتاب مقدس، متی: 24:24، صفحہ: 1352، جیو لنکس ریسورس کنسلٹینٹس)

مرزا جہلمی کو یہ اختیار کس نے دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جہاں صرف وصف کے ساتھ نام لیے بغیر چند جھوٹوں کا ذکر کیا، معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ایسی گندی لسٹ میں صراحت کے ساتھ اس ہستی کا نام نامی بھی لگا دیا جائے جو کائنات کے

سب سے زیادہ سچے انسان اور نبیوں کے سلطان ہیں اور قرآن مجید کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ

وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ۔ (سورۃ الصف:6)

اور اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

ایک مسلمان کی غیرت تو یہ ہونی چاہیے کہ اگر بطور فرض کوئی کرسچن اس مقام کو بیان کر کے مرزے والی بات کرتا تو مسلمان اسے جواب دیتا کہ یہاں پر اے کرسچن تو جھوٹوں کے اندر معاذ اللہ ہمارے نبی علیہ السلام کو اپنی طرف سے کیوں داخل کر رہا ہے۔اور اس گستاخی پر اس کرسچن کو بھی سزائے موت ملتی۔ چہ جائیکہ مرزا جہلمی اس بے سروپا بات کا خود مدعی بن گیا ہے کہ معاذ اللہ ان جھوٹوں میں ہمارے پیارے نبی ﷺ کا نام بھی داخل ہے۔(استغفر اللہ)۔جن صورتوں میں کسی کا قول نقل (Quote) کرنے والا خود مجرم قرار پاتا ہے مرزا جہلمی کا کرسچنز کی گستاخانہ بات کو نقل کرنا کئی وجوہ سے اسی زمرے میں ہے۔لہٰذا اگر یہ دوسری صورت لی جائے کہ اس نے کسی دوسرے کی گستاخانہ بات کوٹ (Quote) کی ہے تو پھر بھی مرزا جہلمی گستاخِ رسول قرار پائے گا۔حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔اختصار کے ساتھ ملاحظہ ہو:

وإن اتهم هذا الحاكي فيما حكاه أنه اختلقه، ونسبه إلى غيره، أو كانت تلك عادة له،..... أو كان مولعا بمثله ......فحكم هذا حكم الساب نفسه، يؤاخذ بقوله، ولا تنفعه نسبته إلى غيره، فيبادر بقتله، ويعجل إلى الهاوية أمه.

(کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، جزء:2، الباب الاول، فصل الثامن: حکم الحاکی لهذا الکلام، صفحہ:560، دار الفکر بیروت)

1: اگر کسی کی طرف منسوب کر کے گستاخانہ بات کو نقل (Quote) کرنے والا اس بات میں متہم ہو کہ جو کچھ وہ نقل (Quote) کر رہا ہے اس نے وہ بات خود گھڑی ہے اور اسے غیر کی طرف منسوب کر دیا ہے

2: یا اس گستاخانہ لفظ کو کسی کی طرف منسوب کر کے بولنا اس کی عادت بن چکی ہو

3: یا ایسے گستاخانہ الفاظ کے لیے اس کا میلان پایا جائے

تو ایسا شخص خود گالی دینے والا قرار پائے گا۔اس گستاخانہ لفظ کا اسی سے مواخذہ کیا جائے گا اور اسے اس گستاخانہ کلام کو کسی اور کی طرف منسوب کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔پس اس کے قتل میں جلدی کی جائے گی اور اس کے ٹھکانے جہنم کی طرف جلد پہنچایا جائے گا۔

چنانچہ مرزا جہلمی نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں معاذ اللہ لفظ" دجال" خود گھڑا اور اسے انجیل کا قول قرار دیا جبکہ جو عبارت اس نے انجیل سے پیش کی،اس میں نہ تو لفظ" دجال" ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی ہے۔اور اگر دجال کے معنی کی تاویل کذاب سے کر بھی لی جائے تو اس کلام کا رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہونے کا دعویٰ کرنا یہ مرزا جہلمی کی ذاتی واردات ہے۔تو مرزا شفاء شریف کے قانون کے مطابق اس زمرے میں آرہا ہے کہ اس نے ایک بات اپنی طرف سے گھڑی ہے اور اس کی نسبت انجیل کی طرف کر دی ہے جبکہ اس بات میں وہ سراسر جھوٹا ہے کیونکہ انجیل میں ایسا ہرگز نہیں تو یہاں مرزے کا اس گستاخانہ قول کو انجیل یا دوارب کرسچنز کی طرف منسوب کرنا کوئی فائدہ نہیں دے گا بلکہ خود مرزا ہی کو گستاخ مانا جائے گا۔ یہاں "نقلِ کفر کفر نباشد" والا قانون ہرگز نہیں لگے گا۔پھر یہ بھی ہے کہ مرزا نے یہ بات کئی بار کی تو شفاء شریف کی جو یہ شق ہے کہ کسی کے کلام کو حکایت کرنے والے کی جب یہ عادت بن جائے تو پھر اسے ہی ذمہ دار قرار دیا جائے گا۔ایسے ہی شفاء شریف میں ہے کہ جب کسی بندے کو ایسی باتوں سے محبت ہو،اگرچہ وہ کسی کی طرف منسوب کر رہا ہو تو اس شق میں بھی مرزا آتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے لحاظ سے معاذ اللہ" چھوکرا" جیسا مذموم لفظ بھی وہ بول چکا ہے۔لہٰذا یہ حکایت ثابت نہیں بلکہ خود مرزا گستاخ ثابت ہوگیا۔ چنانچہ شفاء شریف کی روشنی میں کسی کا کلام حکایت کرنے کے لحاظ سے جو توہین کی صورت کی مذکورہ تین اقسام ہیں،اس کی وجہ سے لازم آرہا ہے کہ مرزا جہلمی کو یہاں لفظ" دجال" کو کسی اور کی طرف سے حکایت اور کوٹ کرنے کا عذر کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا بلکہ یہ خود اس کا کلام شمار ہوگا۔ چنانچہ دوسری صورت کا خلاصہ بھی یہ ہے کہ مرزا پر 295C کی دفع صحیح لگائی گئی ہے۔اس کی سزا موت ہے۔

یاد رہے کہ صورت مسئولہ میں جہاں اس نے سید المرسلین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی توہین کی ہے وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بھی یہی لفظ بولا ہے اور اسے یہود کی طرف منسوب کیا ہے جبکہ یہ بھی اس کی طرف سے اختلاق اور دعویٰ بلا دلیل ہے۔

مرزا جہلمی کا اللہ تعالیٰ پر معاذ اللہ افتراء باندھنے کا جرم عظیم

مرزا جہلمی کا یہ کہنا کہ" جو میرے نبی علیہ السلام کو دجال سمجھتی ہے اور اللہ مجھے اجازت دے رہا ہے کہ ان کی عورتوں سے تم نکاح کر سکتے ہو" مرزا نے یہ اللہ تعالیٰ پر صریح تہمت لگائی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بھی توہین کی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 5 میں فرماتا ہے: "وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ" اس کا ترجمہ تو یہ ہے کہ" اور (آج تمہارے لیے حلال ہوئیں) پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی" اس میں مرزا نے یہ اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کو معاذ اللہ" دجال" سمجھتی ہے، اللہ تعالیٰ نے ایسی کرسچن عورت سے معاذ اللہ نکاح کی اجازت دی ہے۔ جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اس وجہ سے بھی مرزا جہنمی گستاخ ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من كذب على متعمدا، فليتبوأ مقعده من النار۔

(صحیح مسلم، جلد: 1، مقدمہ، حدیث: 4، صفحہ: 10، دار الفکر بیروت)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری طرف جان بوجھ کے جھوٹ کی نسبت کی، اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔

تو جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمائی اور پھر بات بھی معاذ اللہ تنقیصِ رسول ﷺ پر مبنی ہو تو ایسا شخص کتنا بڑا مجرم اور کتنا بڑا جہنمی ہوگا۔

مرزا جہنمی کا یہ قول بھی سراسر غلط اور توہین رسالت ﷺ پر مشتمل ہے:

"لہٰذا کرسچنز اگر ہمارے نبی ﷺ کو پیغمبر نہیں مانتے تو الٹی میٹلی (Ultimately) پھر وہ ان کو ایک جھوٹا انسان سمجھتے ہیں۔"

دیکھیے! مشرکین مکہ نے جب کلمہ نہیں پڑھا تھا پھر بھی آپ ﷺ کو صادق اور امین مانتے تھے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ابتدائے دعوت کے موقع پر قریش کے سارے خاندانوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے ان کا اجلاس بلایا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا۔

(صحیح بخاری، جلد: 3، کتاب تفسیر القرآن، باب (وانذر عشیرتک الاقربین)، حدیث: 4770، صفحہ: 239، دار الفکر

بیروت)

مجھے بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ ایک لشکر (پہاڑوں کے پیچھے) وادی میں ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات کی تصدیق کروگے؟ تو ان سب نے کہا: ہاں! کیونکہ ہمارے تجربے میں آپ ﷺ کے لحاظ سے صرف سچ ہی سچ ہے۔

تو پتا چلا کہ کلمہ نہ پڑھنے کا مطلب الٹی میٹلی (Ultimately) یہ نہیں ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کا کلمہ نہ پڑھے وہ آپ ﷺ کا معاذ اللہ گستاخ بھی ہو۔ ہاں کلمہ نہ پڑھنے کی وجہ سے وہ جہنمی ہوگا۔

مرزا جہلمی کی بنیادی غلطی یہ ہے کہ وہ کفر ہی گستاخی سمجھتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ کافر ملعون اور جہنمی ہیں لیکن توہین رسالت ﷺ اس کا اہل علیحدہ جرم ہے۔ یہ واضح ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کا کلمہ نہ پڑھ کے آپ ﷺ کی قدر نہیں کی اور آپ ﷺ کو ماننے کا حق ادا نہیں کیا۔ لیکن اس بنیاد پر اسے صرف کافر ہی کہا جائے گا۔ یعنی ایسا نہیں کہ اہل کتاب جنہوں نے ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلمہ نہیں پڑھا، ان کے ہر فرد کو صرف اسی وجہ سے ہی کافر کے ساتھ گستاخ بھی کہا جائے۔ بلکہ اگر ان میں سے کسی سے کوئی ایسی چیز سرزد ہوئی جو توہین رسالت ﷺ کے زمرے میں آتی ہے تو پھر ان کو گستاخِ رسول ﷺ کہا جائے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات میں مشرکین مکہ یا اہل کتاب کفار تو سارے تھے لیکن ان میں سے پھر جس نے معاذ اللہ توہین رسالت ﷺ کی تو اس کو گستاخ سمجھا گیا اور اسے سزا دی گئی۔ محض کلمہ نہ پڑھنے کی وجہ سے انہیں صرف کافر ہی کہا گیا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مَّا عَرَفُوۡا كَفَرُوۡا بِهٖ‌ۚ فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ۔ (سورۃ البقرہ:89)

جب ان کے پاس وہ جانا پہچانا نبی تشریف لے آیا تو اس کے منکر ہو گئے تو اللہ کی لعنت ہو انکار کرنے والوں پر۔

رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہ لانا کفر ہے، یہ بہت بڑا جرم ہے ایسے ہی کوئی مرا تو دائمی جہنمی ہے مگر اہل کتاب میں سے ایسا شخص حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشریف لانے تک مسلمانوں کے ملک میں جزیہ دے کر ذمی کی شکل میں زندگی گزار سکتا ہے۔ لیکن جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی تو اب حاکم وقت پر لازم ہے کہ اس کو قتل کرے۔

مسائل ابن الحاج میں ہے:

إِنۡ شَتَمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُتِلَ وَلَمۡ يُسۡتَتَبۡ، وَإِنۡ نَسَبَ إِلَيۡهِ الۡكَذِبَ فِي الرِّسَالَةِ خَاصَّةً، وَهُوَ الصَّادِقُ الۡمَصۡدُوقُ ﷺ فَهُوَ زِنۡدِيقٌ مُرۡتَدٌّ يُقۡتَلُ دُونَ اسۡتِتَابَةٍ، وَإِنۡ نَسَبَ إِلَيۡهِ الۡكَذِبَ فِي

خَلْقِهٖ فَهُوَ زِنْدِيقٌ يُقْتَلُ وَلَا يُسْتَتَابُ.

(العقدالمنظم للحکام، (امام فقیہ بن سلمون کنانی متوفی 741ھ)، فصل: واذا ارتد المسلم عن دینہ استتیب، صفحہ: 721، دار الآفاق العربیہ قاہرہ)

اگر کسی نے (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ کو گالی دی تو اسے قتل کیا جائے گا اور اسے توبہ کا بھی نہیں کہا جائے گا۔ اور اگر اس نے آپ ﷺ کی طرف رسالت میں کذب کی نسبت کی حالانکہ آپ ﷺ صادق و مصدوق ہیں تو ایسا شخص زندیق ہے اسے بھی توبہ کا نہیں کہا جائے گا بلکہ اسے قتل کیا جائے گا، اور اگر اس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف اخلاق کے لحاظ سے کذب کی نسبت کی تو پھر بھی وہ زندیق ہے اسے قتل کیا جائے گا اور اسے توبہ کا نہیں کہا جائے گا۔

اگر کسی کافر سے ہمارے آقا ﷺ کے بارے میں معاذ اللہ کوئی نازیبا لفظ صادر ہو تو مسلمان کا یہ کام نہیں کہ وہ مرزا جہلمی کی طرح یوں تشہیر کرتا پھرے کہ ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اتنے لوگ معاذ اللہ وہ کہتے ہیں۔ بلکہ ایسا کوئی لفظ جب کسی سے صادر ہو تو مسلمان ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ وہ رد عمل دیا جائے جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان کی حمایت کی تھی۔

1: امام فخر الدین رازی متوفی 604ھ لکھتے ہیں:

رُوِيَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ سَمِعَهَا مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَعْدَاءَ اللهِ، عَلَيْكُمْ لَعْنَةُ اللهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَئِنْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَجُلٍ مِنْكُمْ يَقُولُهَا لِرَسُولِ اللهِ - صلی اللہ علیہ وسلم - لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهٗ. فَقَالُوا: أَوَلَسْتُمْ تَقُولُونَهَا؟ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ.

(تفسیر کبیر ومفاتیح الغیب یعنی تفسیر رازی، جلد: 1، سورۃ البقرۃ: 104، صفحہ: 243، دار الفکر بیروت)

روایت کیا گیا ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "راعنا" کا لفظ یہود سے سنا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا (اور آپ یہود کی زبان جانتے تھے): اے اللہ کے دشمنو! تم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر میں نے تم میں سے کسی کو سن لیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے یہ کلمہ بول رہا ہے تو میں ضرور بالضرور اس کی گردن اڑا دوں گا۔ تو یہود نے کہا: کیا تم یہ نہیں کہتے؟ تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ (سورة

البقرۃ:104)

اے ایمان والو راعنانہ کہواور یوں عرض کروکہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

یہود اپنی بولی میں عبرانی زبان کاایک لفظ بولتے تھے جس سے وہ آپس میں ایک دوسرے کو گالی دیتے تھے۔اور وہ لفظ "راعینا" تھاجوکہ "راعنا" کے مشابہہ ہے جس کامعنی "اسمع لا سمعت" سن،تو نہ سن پائے،یعنی یہ ایک قسم کی دعائے نقصان تھی کہ تو بہرہ ہو جائے۔جب یہود نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو "راعنا" کہتے سنا جوکہ اس لفظ کو اس لفظ کے صحیح معنی میں یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہماری رعایت فرمائیے۔تو یہود نے یہی لفظ رسول اللہ ﷺ کو معاذ اللہ گالی دینے کے لیے بولنا شروع کر دیا۔حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی اس شرارت پر مطلع ہو گئے۔تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ردِ عمل کا اظہار کیا۔

2: امام عصام الدین اسماعیل حنفی متوفی 1195ھ لکھتے ہیں کہ لفظ "راعنا" دو جہتوں والا ہے۔اس میں مدح کا احتمال بھی ہے اور ذم کا احتمال بھی ہے۔مدح کا احتمال عربی زبان کے لحاظ سے ہے اور ذم اور شتم کا احتمال عبرانی لحاظ سے ہے۔حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس معنی میں یہود "راعنا" لغت بولتے تھے،اس لغت کو جانتے تھے۔اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں یہ فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو میں نے یہ کہتے سن لیا تو میں اس کی گردن اتار دوں گا۔اس بات کو آپ نے حاشیۃ القونوی علی تفسیر البیضاوی میں جلد نمبر 4،صفحہ 102،مطبوعہ دار الکتب العلمیہ پر بیان کیا ہے۔

3: قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی متوفی 1225ھ اس مقام پر لکھتے ہیں:

وَقِيلَ كَانَ مَعْنَاهُ: يَا أَحْمَقُ، مِنَ الرُّعُونَةِ، فَسَمِعَ الْيَهُودُ فَخَاطَبُوا النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِنِيَّةِ السَّبِّ وَيَضْحَكُونَ فِيمَا بَيْنَهُمْ، لَعَنَهُمُ اللهُ، فَفَطِنَ بِهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: لَئِنْ سَمِعْتُكُمْ تَقُولُونَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَأَقْتُلَنَّكُمْ، فَقَالُوا: أَوَلَسْتُمْ تَقُولُونَهَا؟ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا۔

(تفسیر مظہری، جلد:1،سورۃ البقرۃ:104،صفحہ:111،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

کہا گیا ہے کہ" راعنا" کا معنی اے احمق ہے جو کہ رعونت سے ہے۔ یہود نے جب صحابہ کرام علیہم الرضوان کو یہ صحیح معنی میں کہتے سنا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہی لفظ گالی کی نیت سے بولنا شروع کر دیا۔ اور یہ بول کے اللہ تعالیٰ ان پہ لعنت کرے، وہ آپس میں ٹھٹہ مذاق کرتے تھے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی اس شرارت کی سمجھ آ گئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے تم کو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ کہتے سن لیا تو ضرور بالضرور میں تم کو قتل کروں گا۔ تو انہوں نے کہا: کیا تم یہی کلمہ نہیں بولتے تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا۔

ان حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ایک مسلمان کی غیرت تو یہ ہے کہ اگر نفس الامر میں واقعی کسی کافر کے منہ سے رسول پاک ﷺ کے بارے میں کوئی ایسا لفظ نکل جائے جو توہین آمیز ہے تو مسلمان اس گستاخ کی گستاخی پر اس قدر شدید ردعمل کا اظہار کرے، نہ یہ کہ وہ مرزا جہلمی کی طرح اپنی طرف سے سو فیصد گستاخانہ الفاظ گھڑ کے غیر مسلموں کی طرف منسوب کر دے اور بار بار دہراتا رہے۔

مرزا جہلمی کیس کے لحاظ سے حکام کو یہ پہلو بھی دیکھنا چاہیے کہ اس نے ایک طرف تو پوری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کے سینے چھلنی کیے ہیں اور دوسری طرف اس نے پاکستان اور پوری دنیا میں اسلام اور کرسچنٹی کے درمیان ایک جنگ چھیڑنے کی کوشش کی ہے۔ نیز وہ مغربی گماشتوں کا سہولت کار بھی بنا ہے۔ فریڈم اور سپیچ آف ایکسپریشن کے نام پر معاذ اللہ گستاخیوں کا دھندا کرنے والوں کی طرف سے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ یہ لفظ سیدنا رسول اللہ ﷺ کے لیے بولا جاتا تو پوری دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے ایک طوفان کھڑا ہو جاتا۔ مرزا جہلمی نے ان کا سہولت کار بن کے خود یہ نہایت ہی بڑی گستاخی کر کے معاذ اللہ اپنی طرف سے انہیں یہ گستاخی کرنے کے لیے جواز فراہم کیا ہے۔ اب وہ کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کا ایک بزعم خویش سکالر خود ایسا کہہ رہا ہے تو ہم ایسا کیوں نہ کہیں۔ اس لیے حکام اس فتنے کو جلد کیفر کردار تک پہنچائیں۔

یاد رہے! مرزا جہلمی نے جو اپنی بات کی یہ تاویل کی ہے کہ دجال کا معنی جھوٹ اور دھوکہ دینا مراد ہے اور پھر لفظ دجال ہی بولنا یہ بھی عذرِ گناہ، بدتر از گناہ ہے کیونکہ جس کتاب سے وہ نقل کا دعویٰ کر رہا ہے وہاں کذابوں میں ہمارے رسول ﷺ کا بالکل تذکرہ ہی نہیں۔ یہ اپنی طرف سے جھوٹ گھڑ کے اس کتاب کی طرف منسوب کر رہا ہے جس سے یہ خود ہی اس گستاخانہ قول کا قائل قرار پائے گا جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

هذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

والسلام مع الف اکرام

محمد اشرف آصفؔ جلالی

بانی تحریک صراط مستقیم پاکستان

سربراہ تحریک لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم العالمی

۲۷ ربیع الاول ۱۴۴۷ھ / 21 ستمبر 2025

دستخط : محمد اشرف آصف جلالی

مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصفؔ جلالی
پرنسپل مرکز صراط مستقیم تاج باغ نمبر III لاہور



